مورخہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ شمارہ ۱۵ جلد ۷

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

منشور محمدی

۱۲۹۵ھ

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا بما من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۲ روپیہ ہے جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو براہ مہربانی پیشگی روانہ فرماویں اور اگر کچھ نوشت خواند و تحریر مضامین دعظ وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کر بنام محمد شیریف ہتمم مطبع دار الضرب منشور محمدی روانہ فرماویں اگر عالی جناب حضرات زر قیمت یا عطیہ دوانہ فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ خیرات ارسال فرماویں

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل مرا فتاد در تجمیل

توقیع خط آیت منشور محمد
چون گشت علم رایت منشور محمد

با خاتم و مہر آمد منشور محمد
گویاں صفت و سیرت مبرور محمد

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
نام جسکی آج کل منشور۔
ہی یہ منشور بادشاہ امم۔
اسمین اثبات دین ہے کامل
اسکے انوار ہین ہر عجب۔
شمس تاباں کو جسکی ستور
اسکا ایسا ہی معجزہ تابان
اسکے دل مین سب بتنائی

وصف جسکی خطاب سی ہی
وصف جسکی ہی شافع عالم
اہل باطل ہو گیا مغلوب
جلوہ فرما ہر جملہ عالم
رد شبہات کجرو دجاہل
شمس گفت گے کرے ہی گو کب
کیون کو کب کو وہ کرے بے نور
ظلمت افشان ہی نا افشان
چلتے سب مین لیک عیسائی

غزل

کر دی جو عشق و اطاعت مصطفےٰ کا بن گیا
خاص بندہ برگزیدہ وہ خدا کا بن گیا

آپکی خوش خلق و خو و اندازہ خوبی کا بیان
جب کیا مضمون ہی پیرایہ ادا کا بن گیا

امتحان ہے خوف عشق احمدی مین اسکو کیا
ہر جگہ کے جو کوئی تابع رضا کا بن گیا

دشت طیبہ کے جو بوٹی آکے الطاف کی
ملگئی ہمکو تو اکسیر شفا کا بن گیا

بہف شرم احمدی کا جب کیا جیمین خیال
دل مرا آئینہ مین آپکا سراپا بن گیا

حسن حضرت تین بیان جا بر اوصاف کو
نکے مہ اتنا سا ہر ایک مہ تمثال بن گیا

ولہ

ہو گی محبت در دعیسان سے دین مسلم مجھے
نعت کہنا جب ترا نسخہ شفا کا بن گیا

منہ

نعت پڑھتا ہون درود کیا پڑھوا تا ہوا
رہتا ہون اپنے سخن کا مین صلہ پاتا ہوا

ناجایز ان سے بھاری سود لیتے ہین اور اس ملک
کے باشندہ لوگ جوکہ زراعت کا پیشہ اور تجارت
کرتے ہین اگر مذکور غارتگر معاملہ جاری رہا تو درین
صورت محتاج اور قلاش ہو جائینگے اور علاوہ یہہ کہ
بہت سے قطعات اراضی بذریعہ معاملات مذکور
ہنود قبض و تصرف مین آگئے ہین فلہذا مذکور نقصان
کا عوض و تدارک کرنے کے لئے اور رعایا کو غارتگران
بالا مذکور کے پنجہ سے بچانیکے لئے منجانب گورنر جنرل
ترکستان علاقہ روسیہ کے احکام مندرجہ ذیل
نافذ ہوے ہین۔

دفعہ ۱۔ کوی ایک ہندو بھی ممالک ترکستان
مین مکان یا زمین خرید نہ کیا چاہیئے اور ترکستان
کا کوی رعیت بھی ناجایز طور سے کسی ہندو سے
مبلغ قرض نہ لیوے یا اپنی زمین یا مکان کو کسی
ہندو کے نزدیک رہن نہ رکھے۔

دفعہ ۲۔ جو ہندو کہ از روی استحقاق موروثی
یا بذریعہ رہن یا بیع کے کسی زمین کا اگر مالک ہوا
ہو تو اسکو یہہ ضرور ہے کہ اندرون میعاد ۶ ماہ
کے اس ملک کو اس سرزمین کے باشندگون کو
فروخت کردے۔

دفعہ ۳۔ کسی شخص کی زمین کو کوی ہندو بھی
بذریعہ بیع یا رہن کے اپنے قبض و تصرف مین نہ
رکھے۔ دفعہ ۴۔ ترکستان کا کوی ایک
مسلمان بھی کسی ہندو کے ہاتھ زمین یا مکان کو بوجہ
قرض کے بیع نہ کرے گو کہ مطابق قانون کے ایسا
معاملہ جایز ہے (اگر جانبین کی رضامندی اور اقرار
نامہ کے رو سے بھی کوئی ہندو کسی ملک کا متصرف ہوتا
ضابطہ مذکور ناجایز متصور ہوگا۔)

دفعہ ۵۔ اگر کوی مسلمان کسی ہندو کا مدیون و مقروض
ہووے اور اس قرضہ کے بعوض اپنی ملک غیر منقولہ کو
اسکی قیمت اس ہندو کو دیکر ملک مذکور کو اس سے
خرید کر لیوے۔

دفعہ ۶۔ مقروض مسلمان لوگ تا ادای زر قرض
ابتک قید مین جاتے تھے لیکن آیندہ سے مقروض
لوگ بسبب قرض کے قید نہ کئے جاوینگے۔

دفعہ ۷۔ اشیائے مرقومۃ الذیل جوکہ باشندگان
ترکستان سے متعلق ہین بسبب بابت قرضہ کے جوکہ
کسی ہندو کو یا دوسرے شخص کو جائداد ہو ضبط ہونیکے
بوقت فروخت نہ کی جاوینگی۔

ہمیشہ روز کے پہننے کے ملبوسات ہر روز استعمال
کرنیکا خانگی اسباب۔ کل ہاے تجارت و آلات کشت
کاری و تخم ہا کولات۔ زراعت کے مویشی۔ مویشی
خانگی جوکہ کسی خاندان کے استعمال مین رہین۔
اور انکا چارہ اور گھاس اشیای بالا مذکور کہ
جنکو فروخت کرنیکی ممانعت کئی گئی ہے ہنود کے
قرض واجب الادا کی بابت ضبط نہ کی جاوین گی۔

کمر آلات گشت کاری اور تجارت اور تخم کو ملک ترکستان کے
کسی ایک حصہ مین بھی قرض کی بابت ضبط یا فروخت کرنیکے
در باب ممانعت کیجاتی ہے۔
ترکستان کے بعض تجار ہنود کو مبلغ دیتے ہین اور انکی
معرفت در پردہ لوگون کو قرض دیکر سود پاتے ہین اور اس
قرض کی بابت بہت سے قطعات اراضی مزارعین کے قبض و
تصرف سے نکل جاکر مذکور لوگون کے قبض و تصرف مین آگئے
ہین - ترکستان مین بود و باش رکھنے والے مقروض لوگون
کو حکم ہذا کے رو سے یہہ اجازت دی گئی ہے کہ وے لوگ اپنے
املاک اراضی اور مکانات کو ان اشخاص سے جنہون نے رہن
رکھا ہی یا تھیکہ لیا ہے انکے پیداوار کا حساب لیوین اور
اپنے واجب الادا ہی سوز قرضہ سین اسکو منہا کردین اور
کچھہ مبلغ از روے حساب کے اپنے پر فاضل ہو تو اوسکو دیکر
اپنے املاک کو ان سے واپس لیوین اگر انکا ارادہ اپنے
املاک کو بیع کرنیکا ہو تو انہین یہہ ضرور ہے کہ اپنے
ہی ملک کے لوگون کو فروخت کردین - شمس الاخبار

اہل بیشویہ کا قوج پر یورش کرنا -

۲۵ اپریل کے سائنز اکورانٹ کے مطالعہ سے یہہ معلوم
ہوا کہ باشندگان بیشویہ کے ایک گروہ نے سنگا منگا
راجہ کے زیر کمان جو کہ مذکور لوگون کا مذہبی پیشوا اور
بادشاہ ہی اور جسکی نسبت مذکور لوگ یہہ عقیدہ رکھتے
ہین کہ وہ صاحب کرامت ہے قوم قوج کے چند مقامون
پر یورش کی - اخبار نامہ مذکور کے مخبر نے اس چڑھائی

کے مقدمہ مین یہہ تحریر کیا ہے کہ دوسرے اپریل کو سنگا
منگا راجہ نے ہمارے مقامون پر یورش کرنے مین کوشش
کی اور فی الواقعی اسنے یورش ہی کی لیکن جنگ مذکور بالکل
خفیف تھی اور اس سے کچھہ نتیجہ حاصل نہوا - باشندگان
بیشویہ کا یہہ قیاس ہے کہ راجہ مذکور کے زیر فرمان ۶ ہزار
جرری اور جنگجو سپاہ موجود ہین لیکن ہمین یہہ یقین ہے
کہ اسکے نزدیک وہ ہزار سے زاید سپاہ نہون گے باین
وہ شجاعت اور جوانمردی سے ہمارے مقامون کے قریب ہوگئے
اور اوپر حملہ کیا - باشندگان مذکور کا یہہ عقیدہ ہے کہ
اپنا بادشاہ اور امام کہ جسکا اصل الوہیت سے ہی درستگی
کے نزدیک پہنچتے ہی وہ گر پڑیگا اور ہر ایک فصیل اور دیوار
و برج اسکی کرامت سے خود بخود ڈہیگا - مذکور لوگ فوج
کی نسبت یہہ کہتے ہین کہ افسوس صد افسوس ای یورپین
لوگ تمہارا پیالہ بھر چکا ہے اور تمہارا زوال تمہارے
سر پر آگیا ہے کیونکہ تمہارے اچھے دن پورے ہوچکے
ہین اور تمہارے زوال حکومت و خرابی کا وقت قریب
آپہونچا ہے مذکور لوگون کی امید اور عقیدے کے مطابق
کوئی بات وقوع مین نہ آئی اور جبکہ سنگا منگا راجہ نے
آکر دیکھا کہ ہر ایک قلعہ اور پناہگاہ کے دیوارین صحیح و سالم
کھڑے ہین اور کسی کو کچھہ ہرج نہین ہوا ہے اور درستگی
بھی علی حالہ کھڑا ہے اور اپنی کرامت اور خدائی کچھہ کام
نہین آئی مایوس ہوکر واپس چلا گیا اور اسکے علاقے
کے لوگ بھی بالکل ناامید ہوکر مارے غضب کے واپس چلے

باشندگان بیثوہ کا یہہ قیاس تھا کہ اپنے پیشوا اور امام کی صورت دلندون کے نظر پڑتے ہی وے لوگ بالاتفاق اسکے پانون پر گر پڑینگے اور اسکے غلام ہوجاوینگے اور اپنے علاقے کے ممالک اور قلعجات کو اسکے سپرد کردینگے اور اپنا بادشاہ اپنی کرامت سے انکی توپ اور بندوق کو بند کردیگا - راجہ مذکور ہمارے مقاموں کے طرف اسکی فوج مین برا شور و غل مچا تھا اور بار بار حملہ پر بار مارے جاتی ہے اور اسکے ہمراہین وسپاہ جوش مین آکر کود رہے تھے اور مانند وحوش درندون کے پکارتے تھے لیکن جبکہ وے سپاہ دیج کی گولی کے نشانہ پر آئے اور اپنے پر بار چلنا اور اپنی بری خرابی ہونا انہین صاف معلوم ہوا تو ٹھہر گئے اور آگے نہ بڑہ سکے سپاہ دیج کو اپنے سے مقابلہ کرنے کے لیے مستعد پاکر راجہ مذبور بالکل حیران و پریشان ہوا اور یہہ کہا کہ مین ہرگز یہہ نہ سمجھا تھا کہ وے تاب مقاومت لاسکینگے یہہ بول کر اسنے انگشت تحیر کو دندان تفکر مین پکڑ لیا اور آسمان کے طرف نظر کی اسکے تمام لوگ مانند ستونون کے کھڑے رہگئے اور انہین یہہ امید تھی کہ اپنا پیشوا کچھہ کرامت ظاہر کریگا مگر کوی کرامت اس سے ظاہر نہین ہوی اور درستگی توت کر نہین گرا مگر اس مکار کو جو کہ خدائی کا دعوی کرتا ہے اپنے لوگون کی تشفی کیواسطے کچھہ سوانگ اور حرکت کرنا ضرور تھا لہذا اسنے اپنی تلوار کو تین مرتبہ زمین کے اندر پہنسا کر باہر نکالا اور انگشت شہادت کو آسمان کے طرف اونچی کیا اور کچھہ حرکت کی اسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اشارون سے کچھہ لکھتا ہے

بعد اس حرکت کے اسنے اپنے لوگون کو یہہ حکم کیا کہ فوج دیج کے تھل کیطرف جو کہ ایک قریہ مین جمایا گیا تھا جاوین اور تمام دلندون کو گرفتار کرکے اپنے نزدیک لاوین اور کسی کو نچھوڑین لیکن اسکے لوگ وہان سے آگے نہ بڑہ سکے انکی حالت سکتے کی سی ہوگئی تھی اور نار جیل کے درختون کے مانند فوج دیج کے روبرو بصورت تصویر کھڑے رہگئے لیکن منجانب انکے ۵۰ جوانمرد آدمیان نیچے گر کر لوٹ پوٹ ہوگئے اور لڑکتے ہوے سپاہ فوج کے طرف بڑہنے لگے اور چند لوگ ناچنے اور کودنے لگے اور تھوڑے لوگ ایک ٹیلہ کے آڑ آڑ مین جاکر بار مارنے لگے غرض کہ انکی اس حرکت کے ساتھ جنگ شروع ہوی اور ایک جماعت سپاہ پیدل کی قلعہ سے باہر نکلی اور اس گروہ جاہل کو اور اسکے بادشاہ اور پیشوا کو گھیر لینے کا ارادہ کیا تاکہ جنگ کا خاتمہ قطعی طور پر ہوجاے اور اسکی کرامت ہتکانے لگے لیکن اس جماعت کو آگے بڑہکر آتی ہوی دیکھکر سنگا منگا راجہ پسپا ہونے لگا مگر سپاہ دیج اسکا اور اسکی گروہ کا تعاقب کرتے ہوے فیر پر فیر کر رہے تھے اس بوچھار مین بہت سے اشرار زمین پر ہلاک اور مجروح ہوکر گر پڑے باقی لوگ فرار ہوگئے اور انکے درمیان بڑی پریشانی اور گڑبڑ مچ گئی اور انکا نقصان عظیم ہوا - حاصل کلام سنگا منگا راجہ نے اپنے اعتبار کو کھویا اور اسکے لوگ اس سے بدل گئے اور اسکو جھوٹا اور مکار سمجھتے ہین - آچین سے ایک جماعت آکر مذکور لوگ کی گروہ مین شامل ہوی ہے - مقام توبہ مین قحط پیدا ہوگیا اور اناج بالکل گران ہوگیا ہے آچین سے چند مجرم لوگ توبہ کے

مطبع مجر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

دیکھنا مضمون تو صیقل خرام یار کے
آپ سے قرآن کا بھی کیا معجزہ بی مثل ہے
ہنسنیں تو فرقت احمد کی بے چینی پہ چھ
غایت وصف جمال یار کا کیونکر لکھون
کاکل خمدار آنحضرت کے کرتا ہون ثنا
جب کہ نگا دصف دندان نبی تشبیہ کو
چلے ہی جاتے ہین بحر احمدی مین طفل تک
لغت لکھو عمر بھر جبتک جو اسکے سوا

کلکی اوتار

واضح ہو کہ رسالہ الموسوم بہ کشف الاسرار مولفہ مولانا محمد حسن صاحب بکمال تحقیق اور تنقیح کتب معتبرہ سے حضرت کلکی اوتار کا بیان کیا گیا ہی کہ مقصودون سے کیلن ہین جنکے ذات مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص ہے ۔

۱ - زمانہ بادشاہ ایران وہنکا دریافت ہوا -

۲ - کلکی پران مین لکھا ہی کہ کلکی بنظر اسکے کہا جاتا ہی کہ کلنگ کو دور کرینگے جو زمانہ کے دل پر چھا رہا ہوگا ورنہ وہ پورا برہم ہونگی اور یہ الہ شکتی سے خوب ظاہر ہے اور پھلے دیستا نے ہوا سکے سے باب چہارم مکاشفات انجیل سے اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے نرشت کے قول سے کہ اسمعیل کے دماد کو یعنی بری سے بری کو پیدا کرونگا تطبیق دیگر تلازم مابین صیغہ محمد نام نامی اوپون پر مسلم بیان کیا تھا -

۳ - پران نکو مین لکھا ہی کہ قوم کلکی اوتار کی گرگ یعنی رشی ہوگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم قریش رشی عابد نظر کر

ہی جو اولاد پاک قیدار بن اسمعیل ابراہیم کے ہین کہ اپنی عقل سے حق تعالی کو ایک جانکر عبادت کرتی ہے -

۴ - نام والد ماجد کلکی اوتار کا وشنو یسن پران مذکور مین لکھا ہی اور وشنو اللہ کو کہتے ہین اور یس بمعنی عبد کے ہی وہی والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عبداللہ نام ہی ؛ ۵ - نام والدہ ماجدہ کلکی اوتار صاحب کا سومتی ترجمہ کیا ہی جسکی معنی معتمدہ کے ہین وہی آمنہ کے معنی ہین جو والدہ ماجدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی -

۶ - پران مذکور مین لکھا ہی کہ کلکی اوتار چار بھائی ہون گے پھر تین بھائی کے نام لکھے ہین ایک کا نام کوی دوسرے کا نام سمنت تیسرے کا پراگ جیسے کتاب حزقیل و ذکریا و مکاشفات مین چار یاورون کے نام کے طرف اشارات ہین ویسے ہی جتنے لوگ کلکی اوتار صاحب کے چار نشین لکھتے ہین جیسے کتاب دوالی کلپ مین کتب معتبرہ اپنی سے جیسے لکھا ہی ویسے ہی اس مقام پر کلکی اوتار پران مین در اصل یون معلوم ہوتا ہی کہ بجای اسکے کلکی اوتار چار بھائی ہونگے یون تحریف ہوگیا کہ کلکی اوتار چار بھائی ہون گے پھر ہر ایک کا وصف نہین لکھا کیونکہ مجھکو ایک ہی نسخہ کلکی پران کا ملا ہی دوسرا کہین سے نہین ملا -

۷ - مقام مولد کلکی اوتار صاحب کا شنبل نگری یعنے عرب کی بستی لکھی ہے اسکی تحقیق یہہ ہی کہ ہو - زمین کو اور سمندر کو سات حصہ پر اور سات سمندر پر تقسیم کرکے ہر حصہ کا ان کو دیپ اور چھوٹے کو ابہہ دیپ کہتے ہین انکا کچھ

شما رہنین اور غلو ہنود کا مشہور ہی اسی نظر سے بیان اونکا
ذہن نشین ہوتا ہنین جو جغرافیہ کو مطابق ہو اور سائنس سے
آئین اکبری کے مہتمم طبع کو حال جبکہ دریافت ہوا تردد واقع
ہوا اور ہنوز ہے مگر مولف رسالہ کشف الاسرار غلو سے کنارہ
کش ہوکر اسکا بیان تحقیقات سے لکھہ دیا ہی -

۸ - پران مذکور مین لکھا ہی کہ کہوہ مین تپشی کرینگے یہہ بھی
عبادت کرنے کو حرا مین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کی خوب پایہ ثبوت کو پہنچا -

۹ - پران مذکور مین ہی کہ پہاتہ کے کہوہ مین پرشرام جی
تعلیم پاوینگے اور پرشن بمعنی روح کہے ہے اور رام گورام چندر
کا بھی مرحسم مگر در اصل اللہ کو کہتے ہین یعنی روح الامین
جبرائیل اور عقل اول سے جو بعض جہلا جبرئیل سمجھتے ہین
محض غلط ہے عقل اول حقیقت محمدی ہی و بس اور بعضے
برہما کو جبرئیل کہتے ہین یہہ بھی غلط ہے پس امی ہونا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوب ثابت ہوا جیسے فصل ۱۶ اسفر
تکوین مین اسمعیل علیہ السلام کو فرمایا گیا ہی کہ وہ مرد امی
ہوگا یعنے اولاد اوسکی جسکو ظالمون نے ترجمہ وحشی کرکے
کیا ہی کہ ہاتھہ اوسکا سب پر ہوگا یا کہ مخالف سب کے ہوگا -
غرض مدعا غلبہ مقصود ہی وہ دونون صورتون مین
حاصل پس جہلا کا اعتراض کہ اگر پیغمبر ہے یا اوتار تو پہلے سے
دعوی کیون نہین کیا محض غلط ہوا کہ قایل اپنی کتابون سے
ناواقف ہی -

۱۰ - پران مذکور مین ہے کہ سنکلدیپ کے راجہ یعنی امیر کی
لڑکی اپنے وکیلا کی معرفت قبول آپکو کریگی یہہ بھی خدیجہ
الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کے قبول کرنے سے معرفت میرہ
نامی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوب پایہ ثبوت کو
پہونچا کہ کثرت زر خالص سے مکہ معظمہ بلکہ اکثر عرب کے نسبت
پہلے سے رانی ہتین اور کتاب یوشع مین ایک شہر کے رئیس
کو ملک لکھا گیا ہے -

الحاصل رسالہ مذکور مین کلکی اوتار کا بیان مفصل درج ہے
انشاء اللہ تعالی پھر یکے ہم اس بارہ مین تحریر کرینگے فقط

- راقم مرزا موحد الہ آبادی -

بقیہ تبصرہ

پھر باوا صاحب یہہ تحریر فرماتے ہین کہ یہہ اعتراض کرنا بیجا ہی
کہ بی انت اور انادی ہونا خدا کی صفت ہی اگر روح بھی بے
انت اور انادی ہون تو خدا کے برابر ہو جائینگے کیونکہ
کسی جزوی مشارکت سے مساوات لازم نہین آتے جیسی
آدمی بھی آنکھہ سے دیکھتا ہی اور حیوان بھی پر دونون
مساوی نہین ہوسکتے -

یہہ دلیل باوا صاحب کی تغلیط اور مغلطہ ہی ورنہ کون عاقل
اسبات کو نہین جانتا کہ جو صفات ذات الہی مین پائے جاتے ہین
وہ سب اوس ذات بی مثل کے خصائص ہین کوئی چیز اونمین
شریک سہیم ذات باری کے نہین ہوسکتی کیونکہ اگر ہوسکتی ہی
تو پھر سب صفات اوسکے مین شراکت غیر کے جایز ہوگے اور جب
سب صفات مین شراکت جایز ہوی تو ایک اور خدا پیدا ہو گیا
بہلا اسبات کا آپکے پاس کیا جواب ہے جو خدا کے صفات

قدیمہ مین سے جو نادی ہے بے انت ہونیکی صفت ہی وہ تو اوسکو
غیر مین بھی پائی جاتی ہے لیکن وہ دیگر صفات موسی کے اوسی سے
مخصوص مین ذرہ آپ خیال کرکے سوچین کہ خدا کے کیا تمام صفات
ایکسان ہین یا متفاوت ہین پس ظاہر ہی کہ اگر ایک صفت مین صفات
مختلفہ اوسکے سے اشتراک غیر جایز ہوگا تو سب مین جایز ہوگا
اور اگر نہین تو سب مین نہین اور یہہ جو آپنے نظیر دی جو حیوانات
بھی مثل انسان کے انکھ سے دیکھتے ہین لیکن اوس بصیرت سے
انسان نہین ہوسکتا نہ اوس کے مساوی۔

یہہ نظیر ابکی بے محل ہے اگر آپنے ذرہ بھی غور کرتے تو ایسی نظیر
کبھی نہ دیتے حضرت مسلا یہہ کون کہتا ہی کہ ممکنات کو عوارض
خارجیہ مین باہم شرکت اور بہت نہین امر متنازع فیہ تو یہہ ہی
کہ آیا خصایص الاہیہ مین کسی غیر اللہ کو بھی اشتراک ہی یا صفات
اوس کے اوسیکے ذات سے مخصوص ہین آپ مدعی اوس امر
متنازع کے ہین اور نظیر ممکنات کی پیش کرتے ہین جو خارج
از بحث ہی آپ امر متنازع کی کوی نظیر دین تو تب حجت تمام
ہو ورنہ ممکنات کی تشارک بتجانس سے یہہ حجت تمام نہین ہوتی
نہ ذات باری کی خصایص کو ممکنات کے عوارض پر قیاس کرنا
طریق دانش وری ہے۔

علاوہ اوسکے جو ممکنات مین بھی خصوصیتین ہین وہ بھی اون کے
ذوات سے مخصوص ہین جیسے انسان کے حد تمام یہہ ہے جو حیوان
ناطق ہے اور ناطق ہونا انسان کے خصایص ذاتیہ مین سے اور
اسکا فصل اور ممتنع عن الغیر ہی یہہ فصل اوسکا نہین کہ ضرور
بینا بھی ہو اور انکھ سے دیکھتا ہو کیونکہ اگر انسان اندھا بھی

ہو جاوی تب بھی انسان ہے بلکہ انسان کے خصایص ذاتیہ سے وہ
امر ہے جو بعد مفارقت روح کے بدن سے اوسکے نفس مین بنا
رہتا ہی ہان یہہ بات سچ ہے جو ممکنات اس وجہ سے جو وہ سب ترکیب
عنصری مین شریک ہین بعض حالات خارج از حقیقت تامہ مین ایک
دوسرے کے مشارک بھی ہوتے ہین جیسے انسان کے اور گھوڑا اور
درخت کہ جوہر اور جسم نامی اور قوت نامیہ ہوتے ہین یہہ
تینون شریک ہین اور حساس متحرک بالارادہ ہونے مین انسان
اور گھوڑا مشارکت رکھتے ہین لیکن باہت نامہ ہر ایک کی جدا
جدا ہی غرض یہہ صفت عارضی ممکنات کی حقیقت تامہ اون کی
پر زاید ہی جسمین کبھی تشارک ہے کبھی تغایر اور کبھی متغایر اور باوصف
مختلف الحقایق اور متغایر الماہیت ہونیکے کبھی کبھی بعض مشارکات
مین ایک جنس کے تحت مین داخل ہوجاتے ہین بلکہ کبھی ایک حقیقت
کے لئے کئے ایک اجناس ہوتے ہین اور یہہ بھی کچھ سہی کہ کیون
ایسا ہوتا ہے یہہ اس واسطے ہوتا ہی کہ ترکیب نادی اونکی اصل
حقیقت اونکی پر زاید ہی اور سب کی ترکیب نادی کا ایک ہی
استعداد بعینہ اصل ہے۔ اب آپ پر ظاہر ہوگا کہ یہہ تشارک ممکنات
کا خصایص ذاتیہ مین تشارک نہین بلکہ عوارض خارجیہ مین
اشتراک ہی باطنی انکھ انسان کی جسکو بصیرت قلبی (این
لائتین منت) کہتے ہین دوسری حیوانات مین ہرگز نہین
پائے جاتے۔

اخیر مین باوا صاحب اپنی خاتمہ جواب مین یہہ بات کہکر خاموش
ہوگئے ہین کہ سب دلایل معترض کے توہمات ہین قابل تردید
ہین اس کلمہ سے زیرک اور ظریف آدمیون نے فی الفور معلوم

کرلیا ہوگا کہ باوا صاحب کو یہہ لفظ کیون کہنا پڑا بات یہہ ہی
کہ اول تو ہماری معزز دوست جناب باوا صاحب جواب دینے کے
طرف دور اور جہان تک ہوسکا ہاتھ پاون مارے اور کودے
اچھلے لیکن جب اخیر کو کچھہ پیش نہ گئی اور عقدہ لاینحل معلوم
ہوا تو آخر ہانپ کر بیٹھہ گئے اور یہہ کہدیا کہ کیا تردید کرنا ہی یہہ تو
توہمات ہین لیکن ہر عاقل جانتا ہی کہ جن دلایل کے مقدمات یقینیہ پر
بنیاد ہی وہ کیون توہمات ہونگے اب ہم اس مضمون کو ختم
کرتے ہین اور آیندہ بلا ضرورت نہین لکھینگے فقط ۔

الراقم مرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی عنہ

باوا صاحب کی شرایط مطلوبہ پرچہ سفیر ہند ۲۳ فروری کا ایفا اور نیز چند امور واجب العرض تفصیل ذیل ۔

۱ - اول ذکر کرنا اس بات کا قرین مصلحت ہی کہ اشتہار مندرجہ
ذیل مین جو حسب درخواست ہمارے معزز دوست باوا نراین سنگھ
صاحب وکیل کے لکھا جاتا ہی لفظ جرمانہ کا جو بجای لفظ انعام کے
ثبت ہوا ہی محض بغرض رضاجوی باوا صاحب کے درج کیا گیا
ہی ورنہ ظاہر رہے کہ ایسا اندراج مطابق منشای اصول قوانین
مجریہ سرکار کے ہرگز نہین ہی کیونکہ یہہ زر موعودہ کسی مجرمانہ فعل کا
تاوان نہین تا اسکا نام جرمانہ رکھا جائے بلکہ یہہ وہ حق
ہے جو خود مشتہر نے بطیب نفس و رضای خاطر بلا اکراہ غیری
کسی مجیب معیب کو بپاداش اوسکی جواب باصواب کے دینا مقرر کیا ہی
اس صورت مین کچھہ پوشیدہ نہین کہ یہہ رقم در حقیقت بصلہ
اثبات ایک امر غیر مثبت کے ہی جسکو ہم انعام سے تعبیر کر
سکتے ہین جرمانہ نہین ہے اور نہ از روی حکم کسی قانون گورنمنٹ
برطانیہ کے کوی سوال نیک نیتی سے کرنا کسی امر مین بصدق نیت
کچھہ رای دینا داخل جرم ہی تا اس نکتہ چینی کی کچھہ بنیا ہوسکے ۔
غرض اس موقعہ پر ثبت لفظ جرمانہ کا بالکل غیر معقول اور مہمل
اور بی محل ہے لیکن چونکہ باوا صاحب ممدوح پر چہ مقدمہ انکر
مین بزمرہ دیگر شرایط کے یہہ شرط بھی لگاتی ہین کہ بجای لفظ
انعام کے لفظ جرمانہ کا لکھا جاوے تب ہم جواب دینگے سو خیر مین
وہی لکھہ دیتا ہون کاشش باوا صاحب کسیطرح جواب اس سوال
اشتہاری کا دین ہر چند مین جانتا ہون کہ باوا صاحب اس
حرج قانونی مین بھی غلطی پر ہین اور کوی ایسا ایکٹ میری نظر
سے نہین گذرا جو نیک نیتی کے سوال کو جرم مین داخل کرے ۔

۲ - شرط دویم باوا صاحب کی اسطرح پر پوری کردی گئی ہے
جو ایک خط بقلم خود تحریر کرکے باقرار مضمون مشتہرہ کے خدمت
مبارک باوا صاحب مین ارسال کیا گیا ہی باوا صاحب خوب جانتے ہین جو
اول تو خود اشتہار کسی مشتہر کا جو باضابطہ کسی اخبار مین شایع
کیا جاتا ہے قانونا تاشیر اقرارنامہ کے رکھتا ہی بلکہ وہ بلحاظ
نقد و نقول کے گویا صد ہا تمسک سین علاوہ ازان جہانتک عدالتون
بھی جو کسی معاملہ متنازع فیہ مین عدالت مین پیش کی جاوین
ایک قوی دستاویز ہین اور قوت اقرارنامہ قانونی کے
رکھتے ہین سو وجہی خاص سے بھیجے گئے تا سوال کے جبکہ اس معاملہ
مین شہادت زبانی ثالثون کے بھی موجود ہوگی تو پھر باوجود
اسقدر انواع اقسام کے ثبوتون کی حاجت کسی عہدنامہ خاص کے کیا
رہی لیکن چونکہ مجھکو اتمام حجت مطلوب ہے اسلئے مین وعدہ

کرتا ہون کہ اگر اس ثبوت پر کفایت نہ کرکے پھر باوا صاحب اقرار نامہ کا مطالبہ کرینگے تو فوراً اقرار نامہ مطلوبہ بھیجا جاویگا لیکن باوا صاحب پر لازم ہوگا کہ درصورت مغلوب رہنے کے قیمت ہشتاد کی واپس کرین۔

۳ - شرط سیوم مین باوا صاحب کے پہونچنے کے اطمینان چاہتے ہین سو واضح ہو کہ اگر باوا صاحب کا اس فکر سے دل دھڑکتا ہی کہ اگر روپیہ وقت پر ادا نہو تو کس جائیداد سے وصول ہوگا تو اوپر مین یہہ عرض ہے کہ اگر باوا صاحب کو ہماری املاک موجودہ کا حال معلوم نہین تو صاحب موصوف کو ایسے قلیل معاملہ مین زیادہ آگاہ کرنا ضروری نہین صرف اسقدر نشان دہی کافی ہے کہ درصورت تردد کے ایک معتبر آپنا صرف بتاکید مین بھیجدین اور ہماری مکانات اور اراضی جو قصبہ مذکورہ مین قیمتی چھ لکھات ہزار روپیہ کے موجود اور واقع ہین اونکی قیمت تخمینی دریافت کرکے اپنی مضطرب دلکی تسلی کرلین اور نیز یہہ بھی واضح ہو جو بمجرد جواب دینے کے مطالبہ روپیہ کا نہین ہو سکتا کہ جیسا باوا صاحب کی تحریر سے مفہوم ہوتا ہے بلکہ مطالبہ کا وہ وقت ہوگا کہ جب کل آرای تحریری ثالثان اہل انصاف سے جنکے اسماء مبارک تنقیح شرط چہارم مین ابھی درج کرونگا سیفر ہند مین بشرایط مشروطہ پرچہ ہذا کے طبع ہوکر شایع ہو جائینگے۔

۴ - شرط چہارم مین باوا صاحب نے صاحبان مندرجہ ذیل کو منصفان تنقیح جو اب مقرر دیا ہی - مولوی سید احمد خان صاحب - منشی کنہیا لعل صاحب - منشی نہال چند صاحب مہکمہ منصفان مجوزہ باوا صاحب مین کسی سے کچھ عذر نہین بلکہ مین انکا شکریہ ادا کرتا ہون جو اونہون نے تجویز و تقرر ثالثان مین مولوی سید احمد خان صاحب کا نام بھی جو ہم سے اخوت اسلام رکھتی ہین درج کردیا اس لئے مین بھی اپنے منصفان مقبولہ مین ایک فاضل آریا صاحب کو جنکے فضیلت مین باوا صاحب کو بھی کلام نہین باعتماد طبیعت صالحانہ اور رای منصفانہ اونکے داخل کرتا ہون جنکے نام نامی یہہ ہین - سوامی پنڈت دیانند صاحب سرستی حکیم محمد شریف صاحب امرتسری - مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری - لیکن اتنی عرض اور ہی کہ علاوہ ان صاحبون کے کہ فریقین کے ہم مذہب ہین دو صاحب مسیحی مذہب بھی بمشورت تفتیش جواب کے قرار پانی چاہئے سو میری دانست مین پادری رجب علیصاحب اور بابو رلا رام صاحب جو علاوہ فضیلت علمی اور طبیعت منصفانہ کے اس بحث جاری شدہ سے بخوبی واقف ہین بشرطیکہ صاحبین موصوفین براہ مہربانی اس شوریٰ مین داخل ہونا منظور کرلین اور آپکو بھی اسمین کچھ کلام نہ ہو بہتر اور انسب ہین ورنہ بالآخر اسطرح تجویز ہوگی کہ ایک صاحب مسیحی مذہب کو آپ قبول کرکے اطلاع دیدین اور ایکے اسم مبارک سے ہمین مطلع کرونگا۔

اور تصفیہ اسطرح پر ہوگا کہ بعد طبع ہونے جواب آپکے اون سب صاحبون کو جو حسب رضی فریقین ثالث قرار پائی ہین بذریعہ خانگی خطوط کے اطلاع دیجائیگی لیکن ہر ایک فریق ہم دونون مین سے ذمہ دار ہوگا کہ آپنے منصفین مجوزہ کو آپ اطلاع دی

تب صاحبان منصفین اوّل ہمارے سوال نمبر ۱ کو دیکھینگے
اور بعد اسکے تبصرہ مشمولہ شرائط ہذا کو جسمین آپکے جواب الجواب
کا جو ۱۸ فروری آفتاب پنجاب مین طبع ہوا تھا ازالہ بھی بغور
ملاحظہ فرمائینگے پھر آپکا جواب بتدبر تمام پڑھ کر جانچینگے کہ آیا
اس جواب سے وجوہات ہمارے رد ہو گئے یا نہین اور یہ بھی
دیکھینگے کہ آپ نے باثبات دونون امر مندرجہ اشتہار کے کیا
کیا وجوہات پیش کئے ہین لیکن یہہ امر کسی منصف کے اختیار
مین نہو گا کہ صرف اسقدر رای ظاہر کری کہ ہماری دلیلین
یہہ ہے یا وہ ہی بلکہ اگر کوئی ایسا رای ظاہر کرے تو یہہ سمجھا
جائیگا کہ گویا اوس نے کوئی رای ظاہر ہی نہین کیا غرض کوئی
رای شہادت مین نہین لیا جائیگا جب تک اس صورت سے
تحریر نہو کہ اصل وجوہات متخاصمین کو پورا پورا بیان کرکے
بتقریر مدلل ظاہر کری کہ کس طور سے یہہ وجوہات ثابت گئین یا
بحال رہین اور علاوہ اسکے یہہ سب منصفانہ آرای سیغرمند
مین درج ہونگے نہ کسی اور پرچہ مین بلکہ صاحبان منصفین اپنی
اپنی تحریر کو براہ راست مطبع ممدوح الذکر مین ارسال فرمائینگے
باستثنا بابو لالا رام صاحب کے کہ اگر وہ اس شوری تنقید
جواب مین داخل ہوے تو اونکو اپنا رای اپنے پرچہ مین
طبع کرنا اختیار رہیگا اور جبکہ یہہ سب ارا بقید شرائط
متذکرہ بالا کے طبع ہو جائینگے تو اس وقت کثرت رای
پر فیصلہ ہوگا اور اگر ایک بمبر بھی زیادہ ہو تو با دا صاحب
کو دگری ملیگی ورنہ آنحضرت مغلوب رہینگے۔

اشتہار پان سو روپیہ

مین راقم اوس سوال کا جو آریا سماج کے نسبت پرچہ ۹ فروری اور بعد اوسکے سیفر ہند مین بدفعات درج ہو چکا ہی اقرار صحیح قانونی اور عہد جایز شرعی کرکے لکھدیتا ہون کہ اگر باوا نراین سنگھ صاحب یا کوئی اور صاحب منجملہ آریا سماج کے جو اون سے متفق الرای ہون ہمارے اون وجوہات کا جو جو سوال نمبر کورہ مین درج ہی اور نیز اون دلائل کے رد مین جو تبصرہ مشمولہ اشتہار ہذا مین مبین ہے پورا پورا ادا کرکے بدلائل حقہ یقینیہ یہہ ثابت کردی کہ ارواح بے انت ہین اور پرمیشر کو اونکی تعداد معلوم نہین تو مین پانسو روپیہ نقد اوسکو بطور جرمانہ کے دونگا اور درصورت نہ ادا ہونے روپیہ کے مجیب مثبت کو اختیار رہیگا کہ امداد عدالت سے وصول کری لیکن تنقید جواب کے اوس طرح عمل مین آوینگے جیسے تنقیح شرائط مین اوپر لکھا گیا اور نیز جواب باوا صاحب کا بعد طبع اوسکے ہونے تبصرہ ہماری کے مطبوع ہوگا۔

المشتہر مرزا غلام احمد رئیس قادیان۔

مسیح کے عام حالات

عیسائی مدعی ہین کہ حضرت مسیح نے خود خدایا اوسکے بیٹا ہونیکا دعوی کیا ہی چونکہ یہہ دعوی عیسائیون کا عقل اور نقل دونو کے خلاف ہے جیسا کہ بہت دفعہ اخبار منشور محمدی مین عام طور پر اسکے نسبت بحث کیگئی ہے اس وقت اس دعوے کو صرف عام حالات مسیح کے لکھکر رد کیا جاتا ہی ناظرین جناب کو ان حالات کے دیکھنے سے پورے طور پر معلوم ہو جائیگا کہ مسیح اپنے ساری عمر مین از یوم ولادت تا روز تصلیب کبھی ایسے

کلمات مُنہ سے نہین نکالے کہ جس سے اشارتاً کنایتہً
سمجھا جاسکتا ہو کہ مسیح ابن اللہ ہے یا خود خدا ہو یگا مدعی تھا
ان سب حالات کو یوم ولادت سے لیکر تا یوم صعود آسمان دفعہ
وار بیان کیا جاتا ہی اگرچہ بہت دفعہ مختلف طور پر یہی حالات
چھپکر مشتہر ہو چکے ہین مگر اب ایک استقلال طور پر لکھے
جاتے ہین **دفعہ اول** اون دنون مین جبکہ مریم باکرہ
تھی ایک دفعہ ایک فرشتہ نے انکر مریم کو اس طور خوشخبری دی
کہ تیرے پیٹ سے ایک معزز لڑکا پیدا ہوگا مریم نے اپنی
بکارت کیطرف لحاظ کرکے فرشتہ مذکور سے دریافت کیا کہ
جس حالت مین مین کسی مرد کے نزدیک نہین گئی پھر کیونکر مجھکو
لڑکا پیدا ہوگا فرشتہ نے اوسکی یون تسلی کی کہ ایسا
امر ہونا خدا کی قدرت سے بعید نہین ہی خیر فرشتہ کے
کہنے کے بموجب مریم اسبات پر یقین کر لیا اور چند دنون کے
بعد حمل کے آثار بھی نمودار دیکھے بعد انقضای نو ماہ مسیح پیدا
ہوا مسیح پیدائش عام لڑکون کے طرح تھی کوئی ایسی
خاص وجہ نہین تھی کہ مسیح لوازمات ولادت سے عام لڑکون
سی مخصوص سمجھا جاتا ہو اب اوپر کے ولادتی حالات کے
دیکھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تو فرشتہ مبشر تو لید
مسیح نے وقت استبشار مریم کو اسبات سے آگاہ کیا کہ یہہ
لڑکا خدا کا بیٹا ہوگا یا مسخر بخدا ہوگا مریم نے جو وقت
عالم تحیر مین پڑکر فرشتہ سے اپنے حمل کی بابت دریافت
کیا اوسوقت اوس مبشر نے یہی جواب دیا کہ وہ لڑکا خدا کی
قدرت سے پیدا ہوگا جیسے اور لڑکے پیدا ہوتے ہین اگر
مسیح خدا کا بیٹا یا خود خدا ہوتا تو مبشر کو کیا حاجت تھی کہ
ایک عقلی طور سے تاویل کرکے مریم کی تسلی کرتا سیدہا یون
ہی کیون نہ کہدیا کہ وہ خود خدا ہوگا یا خدا کا بیٹا اگر عیسائی
لوگ یہہ توجیہہ پیش کرین کہ مسیح باعث تولد بے پدر ہونے
کے خدا کا بیٹا یا خود خدا قرار دیا جاتا ہی یہہ تو جیہہ عیسائیون
کی ایک لغو توجیہہ ہے کیونکہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ
مسیح کے بیشتر اور بعد بہت سے آدمی ایک عجیب طرح سے پیدا
ہوے اگر یہی وجہہ خدا ہونیکے ہی تو پھر اون لوگون کو بھی
خدا کہنا چاہئے آدم بی مادر و پدر پیدا ہوا ملک صدق کا
بھی ایسا ہی حال ہے بعض لڑکے صرف آفتاب کے شعاعون سے
پیدا ہوے کوئی وجہہ نہین کہ جس سے مسیح درجہ الوہیت
پر پہونچے **دفعہ دویم** یہہ بات چارون اناجیل سے ثابت
ہوتی ہے کہ مسیح نو مہینے تک عام لڑکون کے طرح جنین
بنکر مریم کے پیٹ مین رہا تغذیہ قدرتی یعنے خون حیض
کھاتا اور پیتا رہا اور بعد نو مہینے کے پیدا ہوا عام حالات
وقت ولادت کے عام لڑکون کے طرح تھی اس دفعہ سے
معلوم ہوگیا کہ مسیح عام لوگون کے طرح مریم کے پیٹ مین
جنین بنکر رہا اب ہم پوچھتے ہین کہ مسیح مین کونسی وجہہ
ہے کہ جس سے وہ خدا کہا جاتا ہے کیونکہ مسیح ایسے طور سے
ظاہر ہوا کہ جس طور سے عام لوگ ہوتے ہین اگر مسیح خدا تھا
یا خدا کا بیٹا تو کیا وہ بجز ایک عورت کے پیٹ کے
وسیلہ کے ظاہر نہین ہوسکتا تھا۔

دفعہ سیوم جب مسیح بالغ ہوا تو اوسکے ساتھ اوقات

عام لوگون کے طرح بسر ہوتے تھے کبھی اوس نے اپنے ہم عصرون کے سامہنے خدائی کا دعوی نہین کیا بلکہ یہانتک کہ مسیح مطلق اپنے تیس برس کی عمر تک رسالت اور نبوت سے بھی ناواقف تھا کبھی اوسکے منہہ سے یہہ بات نہین سنی گئی کہ مین خدا ہون اوس نے کبھی اپنے عزیز بالو مریم کو بھی ایسے عظیم صید سے آگاہ کیا کبھی مریم نے اوسکے عام حالات دیکھکر خدا نہ کہا مسیح کی ساری زندگی اپنی فروتنی اور عاجزی سے گذرے پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ مسیح خدا نہین تھا اور نہ خدا کا بیٹا۔ باقی آیندہ

نصیحت

چھ چیزین بغیر چھے چیزون کے مفید نہین ہوتی ہین ایک قول بے عمل کے دوسرے دوستی بے تجربہ کی تیسرے علم بے صلاحیت کے چوتھے مال بے تجارت کے پانچوین صدقہ بی نیت کے۔ چھٹے زندگانی بے صحت کے۔ عدۃ الاخبار

نصیحت

سیج کہو اب جب ظاہر خوب صورت کون ہے

سب سے خوبصورت دینا ہی۔ مگر اسپر فریفتہ ہونا موجب عقبی ہے۔ ہان اگر دنیا کو چند روزہ سمجھکر یاد خدا سے غافل نرہے اور نیکوکاری کی عادت رکھے تو نہایت اولی ہے اور سب سے زور آور ضرورت نفس امارہ ہے۔ اسکو بچاتے اور گرد ہوا و ہوس سے دامن جھاڑے اور سب سے مشکل اپنے حال کو جانتا ہے امین کوشش کرے افعال بد کو ترک کرے اور سب سے آسان دوسرون کو نصیحت کرنا ہی

اور اس نصیحت پر خود عمل کرنا نہایت دشوار ہی ایسی نصیحت کرنا بھی بیکار ہے فقط ۔ منہ

لطیفۂ عمدہ

ایک آدمی نے گلاب کا پھول مع شاخ اور پتی کے ایک درویش کے پاس لاکر رکھا کہ حدیث شریف مین صحبت کی تاثیر ہونا لکھا ہی مگر اسکی پتی اور لکڑی مین بوے گلاب نہین آتی اسکا سبب کیا ہی۔ درویش نے وہ شاخ مع پھول اور پتی کے لیکر لکڑی اور پتی اور پھنکڑی توڑ کر اون سب کو ایک ظرف مین ملا کر رکھدیا اور دوسرے روز اُسے نکالکر اوسی آدمی کو سونگھایا تو لکڑی اور پتی مین بوے گلاب پائی درویش نے فرمایا بھای جبتک اپنی خودی چھوڑ کر توڑ کر نہین ملیگا ہرگز صحبت کا اثر نہوگا دیکھ جب یہہ لکڑی اور پتی توڑ کر پھنکڑی مین ملی تو بوے صحبت آگئی فقط منہ

ترکستان کے سودخوار ہنود کی نسبت روسیون نے مرقومۃ الذیل حکم جاری کیا ہے

جنرل کاف میان گورنر جنرل روسیہ مقیم تاشقند نے ایک جنرل آرڈر کہ جسکا مضمون تحت مین درج ہے جاری کیا جنرل آرڈر مذکور عزۂ جنوری کے ترکستان گزٹ مین مندرج ہوی ہے از آنجا کہ ترکستان کے باشندگون کے املاک کو ہنود اپنے یہان رہن رکھکر